مولانا ظفر احمد عثمانی شیخ الحدیث دار العلوم اسلامیہ
ٹنڈو الٰہیار

اسلام اور سائنس

دسویں سالانہ سائنس کانفرنس ۱۹۶۸ء
پی ای ایچ ایس۔ ایجوکیشن فاؤنڈیشن کالج کراچی
میں پڑھا گیا۔

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ آج کل بعض یورپین حضرات اور ان کے ہمنواؤں کا یہ خیال ہے کہ اسلام اور سائنس میں تضاد ہے حالانکہ اہل انصاف محققین یورپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جس وقت یورپ وحشت اور بربریت کا شکار تھا اسوقت قرطبہ اور بغداد سائنس میں عروج پر تھا رصدگاہیں قائم کی جارہی تھیں، طبیعات و فلکیات میں مسلمان ترقی کر رہے تھے ریاضی اور ہیئیت میں نئی صورتیں پیدا کی جارہی تھیں۔ الجبرا مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ ہوائی جہاز بھی غبارہ کی شکل میں مسلمانوں نے ایجاد کیا، شمسی مہینوں کو موسم کے ساتھ موافقت دینا کسی مہینہ کو ۲۸ دن کبھی ۲۹ دن کا قرار دینا اور اس طرح شمسی مہینوں کو موسم کے مطابق کر دینا مسلمانوں ہی کا کام تھا۔ گھڑی گھنٹہ مسلمانوں نے ایجاد کیا۔ خلیفہ ہارون الرشید کا گھنٹہ اب تک پیرس میں موجود ہے جو خلیفہ اسلام نے شاہ فرانس کو بطور تحفہ بھیجا تھا۔ خلیفہ ہارون الرشید کے باغ میں سونے کی چڑیاں درختوں پر بٹھلائی گئی تھیں، جب خلیفہ باغ میں تشریف لاتے بٹن دبانے سے سب چڑیوں کے منہ سے: ادخلوھا بسلام آمنین۔ کی آواز نکلتی تھی۔ گویا ریڈیو بھی مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ بندوق سب سے پہلے سلطان بابر کے ہاتھ میں دیکھی گئی، قلعہ شکن توپوں کی نظیر منجنیق مسلمانوں نے ایجاد کی تھی۔ ڈاک کا انتظام بھی اسوقت سے اچھا تھا۔ حجاج بن یوسف نے تین دن میں ایک منجنیق جس کا نام عروس تھا کوفہ سے کراچی پہنچا دی تھی۔ گھوڑوں کی ڈاک سے وہ کام لیا گیا جو آجکل ریلوں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ کبوتروں کی ڈاک اس سے بھی زیادہ تیز رفتار تھی۔ غرض جس زمانہ میں یورپ سائنس دانوں کو سولی پر چڑھا رہا تھا یا آگ میں جلا رہا تھا۔ اس وقت مسلمان سائنس میں برابر ترقی کر رہے تھے بحری جہاز

کو اس وقت آج سے بہتر نہ سہی مگر یہ واقعہ ہے کہ مسلمانوں نے ان ہی جہازوں سے تمام دنیا کو روند ڈالا تھا وہ وہاں پہنچے جہاں اب تک یورپ کے بحری جہاز نہیں پہنچ سکے۔

ابن بطلوں حد سکندری تک پہنچ گیا جس کا اب تک اہل یورپ کو پتہ نہیں چلا۔ امریکہ کی دریافت کا سہرا بھی عربوں کے سر ہے، کولمبس سے پہلے امریکہ پہنچ گئے تھے۔ یورپین نومسلم خالد شیلڈرک نے رنگون میں اپنی ایک تقریر میں یہ واقعہ بیان کیا تھا کہ جب کولمبس کا جہاز امریکہ پہنچا ہے تو وہاں ایک بستی میں عرب آباد تھے، جو عربی بولتے تھے، یورپ نے اس حقیقت پر پردہ ڈال کر کولمبس کے سر پر امریکہ کی دریافت کا سہرا باندھ دیا۔ کیمیا اور طب میں مسلمانوں کی معلومات اور ایجادات سے یورپ نے سبق لیا۔ ریاضی ہندسہ حساب میں بھی ان کی رہنمائی کے محتاج ہوئے، چنانچہ ان علوم کی بعض اصطلاحات اب تک عربی ہی میں بیان کی جاتی ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے: افلم ینظروا فی ملکوت السموات والارض وما خلق اللہ من شیئ۔ کیا یہ لوگ آسمانوں اور زمینوں کی مملکت میں غور نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس کو نہیں دیکھتے۔ قرآن پاک میں ملکوت السموات والارض۔ میں غور کرنے کی بار بار تاکید ہے۔ اور اس کا بھی کہ ہم نے سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا تھا۔ غدوھا شھر ورواحھا شھر جو ان کو ایک مہینہ کی مسافت پر صبح کو اور ایک ماہ کی مسافت پر شام کو لے جاتی اور پہنچاتی تھی۔

داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے لئے آج سے اچھا ہوائی جہاز اور آج سے اچھا ریڈیو دیا تھا۔ سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے براق کو مسخر کر دیا کہ مکہ سے شام اور وہاں سے آسمانوں پر عرش تک سیر کرائے۔ سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیتنا انہ ھو السمیع البصیر۔ ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتھی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی لقد رای من آیات ربہ الکبری۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی فضا سے زمین و آسمان کے درمیان ہیں بہت آگے تشریف لے گئے ہیں، جہاں تک سائنس والے کبھی نہیں پہنچ سکتے، ابھی تک تو چاند پر بھی نہیں پہنچے۔

الغرض اسلام سائنس کا مخالف نہیں بلکہ ملکوت سموات والارض۔ میں فکر کرنے اور غور

کرنے کی دعوت دیتا ہے، اسلام سائنسی مشاہدات کا مخالف نہیں ہے البتہ سائنس دانوں کے ان نظریات کا مخالف ہے جو اپنی عقل سے پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ دنیا کا دار و مدار نظام شمسی پر ہے اور نظام شمسی خود ہی چل رہا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نہیں یا جملہ اجسام کی بنیاد مادہ اور صورت یا اجزاء دیمقراطیسی پر ہے اور یہ قدیم نہیں، خدا کے بنائے ہوئے نہیں۔ ظاہر ہے کہ ان نظریات کی بنیاد مشاہدہ پر نہیں بلکہ اپنی عقل و فہم پر ہے۔

اسلام سائنس کی تائید اسی درجہ میں کرتا ہے کہ اس سے خاص کائنات کی حکمت و عظمت علم و قدرت اور وحدت کا سبق لیا جائے انبیاء علیہ السلام کے لئے ہوا یا براق کو اسی لئے مسخر کیا گیا تھا، کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھیں۔ اور مخلوق کو اس سے آگاہ کریں۔ اگر سائنس سے یہ کام لیا جائے اور طبیعیات و فلکیات کے مشاہدوں سے اپنی اقتصادیات اور فوجی طاقت میں ترقی کی جائے، تو اسلام اس سے نہیں روکتا، البتہ سائنس دانوں کے من گھڑت نظریات پر یقین کرنے سے ضرور روکتا ہے۔ کیونکہ اس کا مدار انکی اپنی عقل و فہم پر ہے، مشاہدہ پر نہیں۔ اس لئے ان سب چیزوں کو ثانوی درجہ پر رکھتا ہے۔ اوّل درجہ میں عقائد، عبادات و اخلاق روحانیات کو قرار دیتا ہے کہ انسانیت کی ترقی اسی سے ہے۔ آپ ہوا میں اڑنے لگے تو پرندے آپ سے زیادہ اس میں کامیاب ہیں۔ پانی پر چلنے لگے تو سمندری جانور اس میں آپ سے زیادہ ماہر ہیں۔ انسانیت کا کمال یہ ہے کہ اس کو عقائد و عبادات و اخلاقیات اور روحانیات کا صحیح علم حاصل ہو۔ ورنہ اور جتنے کام ہیں ان میں جانور انسان سے کم نہیں بلکہ دس قدم آگے ہی نظر آئیں گے۔ اس سائنسدان کی عقل پر افسوس ہے جو دنیا بھر کے حالات سے واقف ہے مگر خود اپنے سے واقف نہیں اگر وہ اپنے اندر غور کرتا تو نظر آتا کہ ان چاند سورج ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ جو اس کو اپنی روح اور قلب کی گہرائیوں میں نظر آئیں گے ؎

آسمان ہاست در ولایت جان　　کار فرمائے آسمان جہان

غیب را ابرو آبے دیگر است　　آسمانے آفتابے دیگر است

اگر انسان اپنے سے واقف ہو جائے اور اپنے اندر نظر کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے سرفراز ہو جائے اور اس کے بعد دنیا بھر کی عجائبات پر نظر کرنے سے مستغنی ہو جائے۔

★